© rasailojaraid.com

فاضل دارالعلوم حقانیہ کا ایک قابل فخر علمی و تحقیقی کارنامہ

خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ فضلائے دارالعلوم حقانیہ زندگی کے تمام شعبوں میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دے رہے ہیں اس نے ایک عالم کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ حال ہی میں دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فرزند حضرت مولانا عبدالباقی حقانی نے انتہائی اہم موضوع ''اسلام کا نظامِ سیاست وحکومت'' پر دو ضخیم بڑی جلدوں میں علمی اور تحقیقی کتاب لکھی ہے اور سینکڑوں معتمد اور معتبر کتابوں سے حوالہ جات نقل کر کے امت مسلمہ اور عالم اسلام کے سامنے اسلامی ریاست کا ایک جامع اور مکمل خاکہ پیش کیا ہے۔ بطور مثال اسلامی سیاسیات کے حوالے سے فاضل مصنف نے صرف ہمارے سنی علماء کرام کی ۳۱۳ کتابوں کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ساتھ یہ وضاحت بھی کی ہے کہ ان کی تعداد تو اس عدد سے کئی زیادہ متجاوز ہے لیکن بطور تبرک ۳۱۳ کے عدد پر اکتفا کیا گیا ہے۔

میدان سیاست جو نظام اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور پھر خود حضور اقدس ﷺ کی حکمت و تدبر اور انقلابی فلسفہ سے بھرپور زندگی بھی اس کی ایک اعلیٰ مثال ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے ایک کامیاب جدوجہد کو منزل مراد سے ہمکنار کیا پھر اس کے بعد حضرات خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کے طرز حکومت اور اندازِ سیاست نے دنیا بھر کا نقشہ ہی بدل ڈالا' پھر بعد میں مسلمانوں کے علمی انحطاط اور باہمی اختلاف کی وجہ سے وہ عالمی سیاست کے میدان سے اوجھل ہوگئے اور اب تک عالم اسلام کی موجودہ قیادت ناکامیوں اور نامرادیوں کی دلدل میں پھنستی چلی جارہی ہے ایسے ناگفتہ حالات میں جناب مولانا عبدالباقی حقانی کی موجودہ کتاب زعمائے امت کیلئے ایک رہنما اصول کی حیثیت رکھتی ہے کہ مسلمانوں کا ماضی کس قدر شاندار تھا اور کن ناموافق حالات' مختلف ادوار اور زمانوں میں مسلمانوں کے رہنماؤں اور ان کے زعماء نے ملک وملت کی ناؤ کو ساحل مقصود تک پہنچایا۔ اگر آج نظام سیاست میں چند انقلابی اصلاحات کی جائیں اور پرانے وضع کردہ اسلامی سیاست کے اصولوں کا لحاظ رکھا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانان عالم کی عظمت رفتہ اور نشاۃ ثانیہ کا دیرینہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام کے تمام ارباب حل وعقد اس کتاب کی روشنی میں سیاست کا نیا نقشہ مرتب کریں اور اسی لائحہ عمل پر عمل فرمادیں۔ فاضل مولانا عبدالباقی صاحب حقانی نے نامساعد حالات میں تن تنہا ایسا بڑا علمی اور تحقیقی کام کیا ہے' جو ہم جیسے کوتاہ ہمتوں کیلئے ایک بڑی مثال ہے' مولانا کے اس عظیم علمی کام کو مفکر اسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ اور صدر وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ نے ان کو خصوصی طور پر کراچی بلا کر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ جو فضلاء حقانیہ کے لئے باعث اعزاز اور برکت ہے۔ اس مؤقر کتاب پر والد محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا قیمتی مقدمہ رسالہ کے آخر میں بطور تبصرہ پیش کیا جارہا ہے' یہاں ادارتی شذرہ میں صرف اس کا اجمالی ذکر بطور تحسین وتعارف پیش کیا جارہا ہے کہ جامعہ حقانیہ کو ان میدان علم کے شہسواروں پر بجا طور پر فخر ہے۔

© rasailojaraid.com